هذا کتابنا ینطق علیکم بالحق
کتاب مستطاب ہدایت نصاب مونس
نجح دشاب مدلل بدلائل سُنت وکتاب
المسمّٰی بہ
کلیدِ مُناظرہ معہ اضافہ
مُصنّفہ
سیّد برکت علی شاہ (گوشہ نشین)
پبلشر
مینیجر کُتب خانہ حُسینیہ
حلقہ ۵۲
موچی گیٹ
لاہور
محلہ شیعان

۷۸۶

انا من المجرمین منتقمون

کتاب مستطاب ہدایت نصاب مونس

شیخ وشاب مدلل بدلائل سنت وکتاب

المسمیٰ بہ

کلید مناظرہ

معہ اضافہ

مؤلفہ

مولانا مولوی سید برکت علی شاہ صاحب (گوشہ نشین) وزیر آبادی پنجاب

مصححہ

مولانا مولوی ابو الصفا حاجی مرزا احمد علی صاحب عنا رئیس المناظرین

الامرتسری الکربلائی

حسب فرمائش

منیجر کتب خانہ حسینیہ حلقہ نمبر ۵۲ محلہ شیعاں لاہور

۱۹۵۶ء

ہدایہ مترجم فارسی مطبوعہ نولکشور جلد اول ص۲۰ پر ہے کہ وضو شراب سے جائز ہے رحمۃ الامت ص۸ وضہ پر ہے کہ سور کی چربی کھال ہڈی منی سب حلال ہیں صرف گوشت حرام ہے۔

رحمۃ الامت میں ہے کہ منی جو کپڑے پر لگی ہو۔ اس کے دھونے کی ضرورت نہیں منا حنبل سے چھیل ڈالے کپڑا پاک ہے مسلم جلد اول ص۱۶۹ پر ہے کہ اگر کوئی عورت چاہے کسی غیر مرد کو اپنا محرم بنائے تو اپنا پستان اس مرد کے منہ میں دیدے۔

رحمۃ الامت ص۱۴۰ و ص۱۴۹ پر ہے کہ چیل و کوا و گوہ و لومڑی سب حلال ہیں۔ رد المختار میں ہے کہ رشوت لینا اور شطرنج کھیلنا جائز ہے۔

شرح وقایہ میں ہے کہ ہر ایک کھال کو جب دباغت دیا جائے تو پاک ہے اور اس پر نماز اور وضو درست ہوگا سوائے سور اور آدمی کی کھال کے۔ فتاویٰ قاضی خاں مطبوعہ نولکشور جلد اول ص۱۰ پر ہے کہ کتے اور بھیڑیئے کی کھال پر نماز جائز ہے۔ اگر ذبح کر لئے ہوں۔

منیۃ المصلی مطبوعہ لاہور ص۳۳ پر ہے کہ جو جانور بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا جائے اس کے کھال پر قبل دباغت نماز جائز ہے سوائے سور کے کہ اگر بسم اللہ کہہ کر ذبح کیا جائے تو پاک نہ ہوگا لیکن جب اسکی کھال کو دباغت دیا جائے تو ہمارے علماء کے نزدیک پاک نہ ہوگا اور اس پر علما کا اتفاق ہے۔ لیکن امام ابو یوسف کہتا ہے کہ وہ پاک ہو جائے گا۔

حالات شیخ عبد القادر صاحب گیلانی

شیخ گیلان میں ۴۷۰ھ میں پیدا ہوا۔ اور بغداد میں ۵۶۱ھ میں اکانوے (۹۱) سال کی عمر میں فوت ہوا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں گیلان کو ترک کر کے ہمیشہ کے لئے بغداد چلا آیا۔ یہ بات مسلم الثبوت ہے کہ شیخ سنی مذہب تھا۔ مگر کیا تھا اسکے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ فرقہ شیعہ اثنا عشری کو یہود سے اور فرقہ حنفیہ کو مرتدوں سے تشبیہ دیتا ہے۔ عاشورہ محرم کو روز عید قرار دیتا ہے اور معاویہ کی حرکات شنیعہ کا مداح ہے۔ عقیدہ خوش مریدوں کی بلند پروازیوں اور متعصب اہلسنت کی ہفوات نے شیخ کو عرش پر سات صدیوں تک بٹھائے رکھا ہے مگر اب علمی روشنی اور متجسس نگاہوں نے کھرا کھوٹا پرکھ لیا ہے۔ عداوت اہلبیت میں اسکا مرتبہ عمر اور معاویہ سے کم مگر یزید سے بڑھا ہوا ہے۔ ہمارا فرقہ حقہ شیعہ اثنا عشری اس عبد القادر کو جو سید حسنی اور حسینی گیلان میں پیدا ہو کر وہاں ہی دفن ہوئے۔ نہایت احترام کی نظر سے دیکھتا ہے اور انکے ولی اللہ اور شیعہ امامیہ ہونے کا دل سے اعتراف کرتا ہے اور گیلانی سادات کو نجیب الطرفین سید تسلیم کرتا ہے۔

حضرات! چند معزز اشخاص - بغداد - عراق - عرب اور ایران سے واپس آئے جنکا
کہ ان علاقوں میں شیخ عبد القادر کو صرف شیخ کے لفظ سے یاد کیا جاتا ہے اگر سید عبد القادر کہیں تو وہ کہتے ہیں ہم سید عبد القادر کو نہیں جانتے۔ البتہ جب طبقہ علماء سے پوچھا گیا تو جواب ملا کہ یہی وہ عبد القادر ہے جو بغداد میں شیخ اور ہندوستان میں سید کہا جاتا ہے نیز یہ بھی کہا گیا کہ علاقہ گیلان واقعہ ایران میں ایک بزرگ سید عبد القادر بھی ہوئے ہیں جو صالح اور شیعہ امامیہ تھے ان کی اولاد کو گیلانی سید کہا جاتا ہے۔
واقعی نجیب الطرفین سید ہیں۔ گویا گیلان میں دو عبد القادر تھے ایک وہ بزرگ جو گیلان میں سکونت پذیر رہے اور وہاں ہی دفن ہوئے۔ یہ بزرگ واقعی ولی اللہ اور سید تھے اور دوسرا یہ عبد القادر جو گیلان سے بغداد میں چلا آیا۔ اور یہیں دفن ہوا۔
حضرات! نام و نسب کا مغالطہ کوئی امر تعجب انگیز نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ شیخ عبد القادر کی دنیا دارانہ روش اور فقیرانہ دعاوی اور مصنفانہ تعلی نے اور اس پر اہل غرض حاشیہ نشینوں کی بے سروپا ہزلیات نے شیخ کو ثریا تک پہنچا دیا جس کی وجہ سے ایک مقدس اور مومن سید عبد القادر گیلانی جو پہلے بھی یاد الٰہی میں گوشہ نشین تھے گمنام ہو گئے۔ مگر آخر حقیقت ظاہر ہو گئی اور اب گیلانی سید جانتے ہیں۔ کہ حضرت سید عبد القادر گیلانی قدس سرہٗ اور بزرگ ہیں اور شیخ عبد القادر جیلی
خزینۃ الاصفیا جلد اول صـ۹۳ پر ہے کہ شیخ حنبلی تھا۔
عمدۃ الطالب امام الانساب احمد بن علی بن حسین بن علی بن مہنار مطبوعہ بمبئی صـ۱۲۲ اور عمدۃ المطالب جعفری لکھنؤ صـ۱۱۱ اور شجرۃ الاولیا سید احمد بن محمد حسینی نسابہ پر عبد القادر جیلانی بن محمد جنگی دوست بن عبد اللہ بن محمد یحییٰ بن محمد بن الرومیہ ابن موسیٰ بن عبد اللہ وغیرہ" لکھا ہے خود شیخ نے سید ہونے کا کبھی دعویٰ نہیں کیا اور نہ ہی اس کے بیٹوں نے۔ بلکہ سب سے پہلے اس کے پوتے قاضی ابو صالح نصر بن ابو بکر بن عبد القادر نے اس امر کا دعویٰ کیا مگر اس کے ثبوت میں کوئی دلیل اور گواہ نہ لاسکا اور کسی اہل نسب نے اس دعوے کو تسلیم کیا۔ حالانکہ عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ ایک حجازی شخص ہے جو ملک حجاز سے باہر نہیں گیا۔ اور یہ نام جنگی دوست عجمی ہے جیسا کہ الفاظ سے ظاہر ہے بہرحال چونکہ نسب بغیر صالح اور عادل شہادت کے ثابت نہیں ہو سکتا جس سے قاضی ابو صالح عاجز ہے مزید براں شیخ عبد القادر اور اس کے بیٹوں نے کبھی یہ دعویٰ کبھی نہیں کیا۔
عمدۃ الطالب صـ۱۱۱ کے حاشیہ پر جنگی دوست کی بجائے جنگ دوست بھی لکھا ہے۔ جنگ گانے بجانے کا ایک باجا ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ پر گانا بجانا